خطاب: پروفیسر خالد شبیر احمد
ضبطِ تحریر: شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

احراری خطابت کی ایک جھلک

مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ جناب پروفیسر خالد شبیر احمد نے ''تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنس'' منعقدہ دارِ بنی ہاشم ملتان ۱۳/ مارچ ۲۰۰۶ء میں یہ ولولہ انگیز خطاب فرمایا تھا۔ آپ کا یہ خطاب نہایت جامع، پرمغز اور خطابتی شاہکار تھا۔ قارئین کی فرمائش پر شریک اشاعت ہے۔ (ادارہ)

جناب صدر گرامی قدر! معزز سامعین!

مجلس احرار کی مجلس عاملہ کا یہ فیصلہ ہے کہ ۲۰۰۶ء کا جو سال ہے اس میں ہم جہاں تک ممکن ہوا۔ کراچی سے پشاور تک ''تحفظ ناموس رسالت'' کے عنوان سے پورے ملک میں کانفرنسیں کریں گے اور اس کا آغاز لاہور سے ہوا۔ آج یہاں اجلاس ہو رہا ہے۔ مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے آج اس پلیٹ فارم سے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی سرپرستی میں اس سرزمین پر جس تحریک کا آغاز کیا گیا تھا جب تک ہم میں دم میں دم ہے یہ تحریک ہر حال میں جاری رکھی جائے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ''تحفظ ناموس رسالت'' کی تحریک سے روک نہیں سکتی۔ مجلس احرار اسلام کی پوری تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہم نے اپنے مؤقف میں کہیں کبھی لچک نہیں دکھائی اور ۱۹۱۹ء میں جو بات ہم نے کہی تھی وہ آج بھی ہم کہہ رہے ہیں۔ ہمارے بزرگ جب ۱۹۱۹ء میں سر پر کفن باندھ کر نکلے تھے تو معاف کرنا ان کے سامنے وزارتیں نہیں تھیں۔ ان کا مشن تھا کہ ہندوستان سے انگریزی اقتدار کو ختم کرو۔ ہندوستان سے انگریزی سلطنت کا سورج جب غروب ہوگا تو غلام قومیں آزاد ہوں گی۔ اللہ کا کرم ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی آنکھوں سے انگریز کو یہاں سے جاتے ہوئے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ یہ بات بھی ان کی صحیح ثابت ہوئی کہ اقوام عالم آزاد ہوں گی۔ اس وقت بھی ہمارے بزرگوں کو یہ کہا کرتے تھے کہ تم اس سلطنت کے خلاف کام کر رہے ہو جس سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ وہ آج بھی ہمیں سمجھانے والے یہ کہتے ہیں کہ تم امریکہ جیسی سپر پاور کے خلاف کام کر رہے ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم کسی کے خلاف کوئی کام نہیں کر رہے۔ ہم تو اسلام کے دفاع اور اسلام کے احیاء کی جنگ لڑ رہے ہیں اور یہ معاملہ عقیدت اور عشق کا معاملہ ہے۔ یہاں عقل پیچھے رہ جاتی ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ مسلمانوں کا ایک مضبوط ترین رشتہ ہے جو عشق اور محبت کا رشتہ ہے اور عشق کے بارے میں شاعر نے کہا ہے کہ ؎

عقل جب ہوش سنبھالے تو بنے جذبۂ عشق
اور عشق جب رنگ پہ آتا ہے جنوں ہوتا ہے
پرواز خرد کیا ہے نری پست خیالی
اے ہمتِ عالی! مجھے دیوانہ بنا دے

ہم جو احرار والے ہیں عقل و شعور کو پیچھے رکھ کر بات کرتے ہیں۔ عقل کا یہ کام ہے کہ انسان کو ایک حد پر لا کر چھوڑ

دے۔ پھر جو بھی کام ہوتا ہے، عشق سے ہوتا ہے، عقل پیچھے رہ جاتی ہے اور دنیا کے اندر جن لوگوں نے بھی کام کیا ہے، کارنامے سرانجام دیئے ہیں ان کے پیچھے عشق تھا۔ ایسے تو نہیں اقبالؒ نے کہہ دیا کہ ؎

صدقِ خلیل بھی ہے عشق، صبرِ حسین بھی ہے عشق
اور معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

....

تازہ میرے وجود میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفےٰ ، عقل تمام بولہب

ہم لوگ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے محبت رکھتے ہیں اور مجلس احرار اسلام کی جہاں حریت کی تاریخ ہے وہاں عشقِ محمد ﷺ کی بھی تاریخ ہے اور ہم اس سلسلے میں خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس محاذ پر بھی ہم نے دین کا کام کیا ہے، پاکستانی عوام نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور جب تک دم میں دم ہے ہم جاری رکھیں گے۔ جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے اس پر ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ان کی حکمت عملیوں پر تنقید سے نہیں روک سکتی۔ جن حکمت عملیوں کو دین اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے لیے اختیار کیا جائے گا۔ ان کی بھرپور مخالفت کی جائے گی۔ یہ ہمارا آئینی حق بھی ہے، قانونی حق بھی ہے اور یہ ہمارا دینی فریضہ بھی ہے۔

سامعین کرام! ایک حکمران یہاں آیا تھا۔ اس نے یہ کہا تھا کہ میں علماء پاکستان کو چاندی کی کشتی میں بٹھا کر سمندر پار بھجوادوں گا تو اس حکمران کو اللہ نے بتا دیا کہ چاندی کی کشتی تم کیا بناؤ گے۔ میں تمہیں لوہے کے جہاز میں سمندر پار بھیجوں گا اور زمانے نے دیکھا کہ وہ سمندر پار بھی گیا اور پھر اسے یہاں قبر کے لیے دو گز زمین بھی نصیب نہیں ہوئی۔ تو میں ان کے بارے میں یہی کہوں گا کہ:

اونچا اڑو تو دوستو ' یہ بھی رہے خیال
پستی بھی ساتھ ساتھ ہے ان رفعتوں کے ساتھ

یہ اقتدار آنے جانے والی چیز ہے، یہاں نہ جانے کتنے آئے اور کتنے چلے گئے۔ نام محمد ﷺ جگمگا تا رہا ہے، جگمگا رہا ہے اور جگمگا تا رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ناموسِ محمد ﷺ کے دفاع سے نہیں روک سکتی۔ یہ ہمارا عقیدے کا معاملہ ہے امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''خدا کے بارے میں جو کہو! کہتے رہو! ہاں یہ بات یاد رہے کہ وہ قادر مطلق ہے وہ چاہے تو نمرود جیسے سرکش کو مچھر جیسی حقیر مخلوق سے ذلیل و رسوا کر دے لیکن حضور ﷺ کے بارے میں ہوش سے بات کرنا وہ عقیدے کا معاملہ ہے یہ عقیدت کا معاملہ ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ عقیدت جو ہوتی ہے وہ اندھی ہوتی ہے وہ یہ نہیں دیکھتی کہ کیا ہوگا! پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔''

ہم امیر شریعت رحمہ اللہ کے اس مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ میں دوستوں میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ ہم جو احراری لوگ ہیں ہم تو امیر شریعت رحمہ اللہ کے ذاتی طور پر ممنون ہیں کہ اب نہ ہم کسی سے مرعوب ہوتے ہیں نہ کسی سے

متاثر ہوتے ہیں، ہمارا حال تو یہ ہے کہ ؎

دیکھنا ، بھالنا ، گیا ان کے ساتھ
آنکھ مدت سے سو چکی ہے

اور

جانے والے دل کو پتھر کر گئے
یہ کسی کو دیکھ کر ڈرتا نہیں

یہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے خلوص اور ان کے ایثار کا نتیجہ ہے کہ ان کی زندگی میں تمام مکاتبِ فکر کے لوگ ہماری سٹیج کی زینت بنتے تھے اور آج بھی ان کا مشن زندہ ہے کہ تمام مکاتبِ فکر کے لوگ' مسئلہ ختم نبوت کے سلسلے میں ہمارے ساتھ ہیں۔ آخر میں،مَیں آغا شورش کاشمیری کے ان چند اشعار پر اپنی بات ختم کرتا ہوں اور وہ نظم جو انہوں نے امیر شریعت رحمہ اللہ کی وفات پر کہی تھی۔ اس میں ایک پیغام ہے شورشؔ نے کہا تھا:

رات نے گاڑ کے خورشید کے سینے میں سناں
جگمگاتے ہوئے تاروں کا اجاڑا ہے سکوں
وہ ذرا پردۂ تاریخ سے باہر آئیں
جن کی یلغار سے عشاق ہوئے خوار و زبوں
ہم نے جو کچھ بھی کیا اس کا خلاصہ یہ ہے
توڑ ڈالے ہیں فرنگی کی سیاست کے ستوں
تم نے جو کچھ بھی کیا ، سامنے لے کر نکلو
ہاں وہ افسانۂ شب تار ذرا میں بھی سنوں
آج بھی روحِ بخاری یہ صدا دیتی ہے
"تیز رکھیو سرِ خار کو اے دشتِ جنوں
شاید آ جائے کوئی آبلہ پا میرے بعد"

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
7 جنوری 2007ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465